بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنج شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | یکم شہادت ۱۳۴۴ ہش ۲۸ ذیقعد ۱۳۸۴ھ یکم اپریل ۱۹۶۵ء | نمبر ۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۱ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند بھی آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مفید زندگی وہی ہو سکتی ہے جس میں انسان بہر طور گناہوں سے بچے

لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ انسان مجاہدہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا رہے

"جب انسان گناہ پر اطلاع پا لے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے مگر یہ ممکن نہیں ہے جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں۔ جیسے غصہ، غضب، کینہ، جوش، ریا، تکبر، حسد وغیرہ یہ سب بد اخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں۔ انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بد خلقی ہی تھی جیسے لکھا ہے اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ وہ مردود خلائق ٹھہرا اور ہمیشہ کے لئے لعنتی ہوا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ تکبر صرف شیطان ہی میں نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبر کرتے ہیں اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور یہ تکبر کئی طرح پر ہوتا ہے کبھی دولت کے سبب سے، کبھی علم کے سبب سے، کبھی حسن کے سبب سے اور کبھی نسب کے سبب سے۔ غرض مختلف صورتوں سے تکبر کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ وہی محرومی ہے اور اسی طرح پر بہت سے بُرے خلق ہوتے ہیں جن کا انسان کو کوئی علم نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ وہ ان پر کبھی غور نہیں کرتا اور نہ فکر کرتا ہے انہیں بد اخلاقیوں میں سے ایک غصہ بھی ہے۔ جب انسان اس بد اخلاقی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ دیکھے کہ اس کی نوبت کہاں تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ ایک دیوانہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس وقت جو اس کے منہ میں آتا ہے کہہ گزرتا ہے اور گالی وغیرہ کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ اب دیکھو کہ اسی ایک بد اخلاقی کے نتائج کیسے خطرناک ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسا ہی ایک حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال و دولت کو دیکھ کر کڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے۔ اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ پھر ایک بد اخلاقی بخل کی ہے باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے اس کو مقدرت دی ہے مگر یہ انسانوں پر رحم نہیں کرتا ہمسایہ خواہ ننگا ہو بھوکا ہو مگر اس کو اس پر رحم نہیں آتا۔ مسلمانوں کے حقوق کی پروا نہیں کرتا وہ بجز اس کے کہ دنیا میں مال و دولت جمع کرتا ہے اور کوئی کام دوسروں کی ہمدردی اور آرام کے لئے نہیں رکھتا۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا اور کوشش کرتا تو اپنے قویٰ اور دولت سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا تھا مگر وہ اس بات کی فکر نہیں کرتا۔ غرضکہ طرح طرح کے گناہ ہیں جن سے بچنا ضروری ہے۔ یہ تو موٹے موٹے گناہ ہیں جن کو انسان گناہ ہی نہیں سمجھتا۔ پھر زنا، چوری، خون وغیرہ بھی بڑے بڑے گناہ ہیں۔ الغرض ہر قسم کے گناہوں سے بچنا چاہیئے۔"

(البدر ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۳۱ مارچ۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ایک بزرگ مکرم جناب فضل الدین صاحب سیالکوٹ نے چند روز قبل اپنی آنکھ کا اپریشن کرایا تھا۔ اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بینائی کو جلد بحال کر دے آمین"

— ربوہ ۲۶ مارچ بروز جمعہ ۵½ بجے شام وکالت تبشیر کی طرف سے تحریک جدید انجمن احمدیہ کے گیسٹ ہاؤس میں مبلغین کرام کے اعزاز میں الوداع و استقبال کی ایک مشترکہ تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ باہر جانے والے مبلغین میں جنہیں الوداع کہا گیا مکرم کمال یوسف صاحب۔ مکرم ملک احسان اللہ صاحب اور مکرم شیخ نذیر احمد صاحب بشیر حیدر آبادی شامل تھے۔ ان میں سے اول الذکر دو مبلغین مورخہ ۲۸ مارچ کو بیرون پاکستان جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ اور موخر الذکر بھی اعلائے کلمۃ الاسلام کے لئے باہر جانے والے ہیں۔ ممالک بیرون میں فریضہ تبلیغ ادا کر کے واپس آنے والے مبلغین کرام میں جنہیں خوش آمدید کہا گیا مکرم مولوی نور الحق صاحب اور مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مکرم اقبال احمد صاحب مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب مکرم قاضی مبارک احمد صاحب اور مکرم ملک غلام نبی صاحب شامل تھے۔

اس تقریب میں مبلغین کرام اور بعض دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس، محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع لائل پور، محترم مرزا عبدالحق صاحب صدر نگران بورڈ، محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور نے بھی شرکت فرمائی۔ تقریب کا اختتام دعا پر ہوا جو محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے کرائی۔

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اپریل ۶۵ء

اسلام کے خلاف منافرت انگیز مہم

ایک اسلام پسند کہلانے والے معاصر ہفت روزہ لکھتا ہے :-

"یورپی ممالک میں اسلام اور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے خلاف باقاعدہ مہم چلائی جا رہی ہے۔ اس مہم میں اسلام کو یہودیت اور مسیحیت کا بے ترتیب ملغوبہ قرار دیا جا رہا ہے اور یہ کہا جا رہا ہے کہ اسلام ظلم و تشدّد کے ذریعے پھیلا مسلمانوں کا اصول تبلیغ یہ تھا کہ وہ غیر مسلموں سے کہتے تھے کہ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ نہیں تو تمہاری گردن اڑا دی جائیگی!"
(ایشیا مورخہ ۳۱/۳/۶۵ء صلہ)

اس کے بعد معاصر رقمطراز ہے :-

"اس خبر کے کئی پہلو غور طلب ہیں سب سے پہلا تو یہ کہ مغرب جو شائستگی، رواداری، روشن خیالی اور علم دوستی کا دعویدار اور علمبردار ہے اس کی حالت یہ ہے کہ دوسرے ادیان اور تہذیبوں کے متعلق بے بنیاد جھوٹ گھڑ کر پھیلانے اور ان پر بہتان باندھنے میں اسے ذرا بھی جھجک محسوس نہیں ہوتی اور اس کی یہ حرکات شائستگی کے خلاف ہیں نہ رواداری اور علم دوستی کے۔ اس سے ان متورین کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو اہلِ مغرب کی ظاہری چمک دمک سے بُری طرح مرعوب ہیں۔" (ایضاً)

اس کے متعلق ہم جو عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ باتیں آج ہی یورپ اسلام کے متعلق نہیں کہنے لگا بلکہ مدت سے کہہ رہا ہے۔ خود معاصر لکھتا ہے کہ

"اسلام اور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف مغرب کی ناپاک مہم اس وقت سے دیدہ دلیری کے ساتھ جاری ہے جب سے یورپ نے مسلمان ملکوں کو سیاسی، معاشی اور ذہنی طور پر غلام بنایا۔" (ایضاً)

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب سے اسلام یورپ سے دوچار ہوا ہے پادری لوگ اسی وقت سے یہ پراپیگنڈہ کرتے رہے ہیں۔ فتح اندلس سے لے کر صلیبی لڑائیوں تک کے دوران میں اسلام کے متعلق خاصی غلط فہمیاں یورپ میں پھیلا دی گئی تھیں۔ البتہ یہ درست ہے کہ صلیبی لڑائیوں کے بعد جب یورپ نے مشرق و مغرب میں خروج کیا تو عیسائیوں کی یہ مہم تیز تر ہو گئی۔

اس کا نوٹس الحاد کا درد مند مسلمان اہلِ علم حضرات لیتے رہے ہیں مگر جس انسان نے اس کا اصولی طور پر نوٹس لیا ہے وہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ آپ نے اپنی پہلی ہی تصنیف میں اس کا ذکر نہایت وضاحت سے کر دیا ہے اور مسلمانوں کی توجہ اس بے پناہ خطرناک لٹریچر کی طرف دلائی تھی جو یورپ کے پادری اور مستشرقین اسلام کی مخالفت میں شائع کر رہے ہیں مگر آپ نے صرف توجہ ہی نہیں دلائی بلکہ یہ دعوٰے کیا کہ میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جس کی احادیث نبوی میں زبردست پیشگوئیاں کی گئی ہیں اور میں ہی وہ ہوں جس کے متعلق پیشگوئی میں یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر آیا ہے۔ آپ کا صرف ایک اقتباس یہاں درج کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"بعض لوگ ایسے دیکھے جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ حفاظت کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ دیکھو جو شخص باغ لگاتا ہے یا عمارت بناتا ہے تو کیا اس کا فرض نہیں ہوتا یا وہ نہیں چاہتا کہ اس کی حفاظت اور دشمنوں کی دستبرد سے بچانے کے لئے ہر طرح کوشش کرے؟ باغات کے گرد کیسے کیسے احاطے حفاظت کے لئے بنائے جاتے ہیں اور مکانات کو آتشزدگیوں سے بچانے کے لئے نئے نئے مصالحے تیار ہوتے ہیں اور بجلی سے بچانے کے لئے تاریں لگائی جاتی ہیں۔ یہ امور اس فطرت کو ظاہر کرتے ہیں جو بالطبع حفاظت کے لئے انسانوں میں ہے پھر کیا اللہ تعالےٰ کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کرے؟ بے شک حفاظت کرتا ہے اور اس نے ہر بلا کے وقت اپنے دین کو بچایا ہے اب بھی جبکہ ضرورت پڑی اس نے مجھے اسی لئے بھیجا ہے۔ ہاں یہ امر حفاظت کا مشکوک ہو سکتا یا اس کا انکار ہو سکتا تھا۔ اگر حالات اور ضرورتیں اس کی مؤید نہ ہوتیں بلکہ کئی کروڑ کتابیں اسلام کے ردّ میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور ان اشتہاروں اور دو ورقہ رسالوں کا تو شمار ہی نہیں جو ہر روز اور ہفتہ وار اور ماہوار پادریوں کی طرف سے شائع ہوتے ہیں۔ ان کتابوں کو اگر جمع کیا جاوے جو ہمارے ملک کے مُرتد عیسائیوں نے سیّد المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی پاک ازواج کی نسبت شائع کی ہیں تو کئی کوٹھے ان کتابوں سے بھر سکتے ہیں۔ اور اگر ان کو ایک دوسرے سے ملا کر رکھا جائے تو وہ کئی میل تک پہنچ جائیں۔

عماد الدین۔ صدر علی اور ٹھاکر داس وغیرہ نے جیسی تحریریں شائع کی ہیں وہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ عماد الدین کی تحریروں کے خطرناک ہونے کا بعض انصاف پسند عیسائیوں کو بھی اعتراف ہے۔ چنانچہ لکھنؤ سے جو ایک اخبار شمس الاخبار نکلا کرتا تھا اس میں اس کی بعض کتابوں پر یہ رائے لکھی گئی تھی کہ اگر ہندوستان میں پھر کبھی غدر ہو گا تو ایسی تحریروں سے ہو گا۔ ایسی حالتوں میں بھی کہتے ہیں کہ اسلام کا کیا بگڑا ہے۔ اس قسم کی باتیں وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کو یا تو اسلام سے کوئی تعلق اور درد نہیں اور یا وہ لوگ جنہوں نے حجروں کی تاریکی میں پرورش پائی ہے اور ان کو باہر کی دنیا کی کچھ خبر نہیں ہے۔ پس ایسے لوگ اگر ہیں تو ان کی کچھ پروا نہیں۔ ہاں وہ لوگ جو دردِ قلب رکھتے ہیں جن کو اسلام کے ساتھ محبت اور تعلق ہے اور زمانہ کے حالات سے آشنا ہیں اُن کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ وقت کسی عظیم الشان مصلح کا وقت ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صـ۸)

حقیقت یہ ہے کہ آپؑ کی بعثت کی ضرورت ہی یہ ہے کہ اس زمانہ میں مغربی سانپ کا خروج ہو گا جس کے دو منہ ہیں عیسائیت اور الحاد اور موجودہ یورپین تہذیب انہی دو کا ملغوبہ ہے اسی لئے مسیح موعود علیہ السلام کا کام بھی یکسر الصلیب اور یقتل الخنزیر قرار دیا گیا ہے۔

باقی رہا یہ الزام کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے یہ الزام بھی بہت پرانا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس کی ذمہ داری اتنی پادریوں اور مستشرقین پر نہیں جتنی کہ خود مسلمان اہلِ علم حضرات پر عائد ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اعتراض کی دھجیاں بھی اڑا دی ہیں مگر اس کا کیا کیا جائے کہ اس اعتراض کو اب بھی مودودی ایسے مولوی خاصی حد تک تقویت دے رہے ہیں۔ چنانچہ مودودی صاحب کے خود ساختہ اصول کی تلوار کی قلبہ رانی کے بعد ہی تبلیغِ اسلام کی تخم ریزی ہو سکتی ہے معترضین مغرب کے لئے اپنے اعتراض کے ثبوت میں ایک تازہ ترین شہادت بہم پہنچاتا ہے۔ اور جب مودودی صاحب کے لٹریچر کا حوالہ مغربی معترضین پیش کرتے ہوں گے تو مسلمانوں کی گردنیں شرم سے جھک جاتی ہوں گی۔ اس لئے ایشیا کو اتنا جز بز ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ع

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

آخر میں معاصر جوش میں آکر لکھتا ہے :-

"اب مسلمان آزاد ہے، کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ امتِ مسلمہ کے اہلِ قلم قلمی محاذ پر اہل یورپ کا دلائل کیساتھ مردانہ وار مقابلہ کریں۔ اور اس ملت کے حکمران اور معاشی اعتبار سے خوش حال لوگ سیاسی اور معاشی میدان میں اپنے مخالفین کے نظریات کو شکست دیں۔ اگر چند مربع میل زمین اور ایک آدھ دریا کے پانی پر کسی ملک سے مقاطعہ کرنے یا اس کے خلاف بیان دینے اور اسے متنبہ کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ناموس تو ان چیزوں سے کہیں زیادہ ارفع اور مسلمان کی عزیز ترین متاع ہے۔ کیا مسلمانوں کے رہنما اس طرف توجہ دیں گے؟"
(ایشیا ۳۱/۳/۶۵ء صلہ)

اس میں کوئی شک نہیں کہ مغربی پراپیگنڈہ کے مقابلہ میں مسلمانوں کو بھی قلمی محاذ قائم کرنا چاہیئے مگر سوال یہ ہے کہ سوائے جماعتِ احمدیہ کے ایسا محاذ کون قائم کر سکتا ہے؟ کیا وہ لوگ قائم کر سکتے ہیں جو کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کفار سے بزورِ شمشیر اقتدار چھین کر صالحین کے حوالے کرنے کے لئے ہوتی ہے اور جن کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام دو ہزار سال سے آسمان پر بیٹھے ہیں اور دجال کو قتل کرنے کیلئے امتی بن کر نازل ہونگے۔ ایسے عقائد رکھنے والوں کو تو پادری دو سوالوں میں ہی شکست دیدیں گے اور مزے سے اسلام کے برخلاف ایسا مخالفانہ لٹریچر شائع کرتے چلے جائیں گے جس میں مودودی صاحب کے چند حوالے ہی عیسائیت اور الحاد کو تقویت پہنچانے کے لئے کافی ہوں گے۔ [illegible]

"جس قدر تم آپس میں محبت کرو گے

اسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا"

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۶ مارچ کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا:۔

آج جبکہ اکثر جماعتوں کے نمائندے مجلس شوریٰ میں حصہ لینے کی غرض سے یہاں پہنچ چکے ہیں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اہم ارشادات جو جماعت سے متعلق ہیں سنانا چاہتا ہوں۔ اور جماعت کے حاضر نمائندگان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ واپسی پر ان ارشادات عالیہ کو اپنی اپنی جماعت کے افراد تک پہنچانے کی کوشش فرمائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت سے متعلق فرماتے ہیں:۔

"خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے۔ اور جو تقویٰ و طہارت کے اول درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا؟"

اور فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنادے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے ...... میں تم کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ تم اپنے اخلاق اور عادات میں ایک نمایاں تبدیلی کرو۔ جو دوسروں کے لئے ہدایت اور سعادت کا موجب ہو"

اور فرماتے ہیں:۔

"تم وہ عظیم الشان جماعت ہو جس کی تیاری حضرت آدم کے وقت سے شروع ہوئی۔ ہر نبی نے اس دعوت کی خبر دی۔ پس اپنے عمل سے ثابت کرو کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔"

"اللہ تعالیٰ کی غرض اس جماعت سے یہ ہے کہ گمشدہ معرفت کو دوبارہ دنیا میں اس جماعت کے ذریعہ قائم کر دے۔"

اور فرماتے ہیں:۔

"تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہوں۔"

"چاہیئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدا کی بزرگی تم میں قائم ہو۔"

سلسلہ بیعت کے ذریعہ جماعت بنانے کی غرض حضرت اقدسؑ یہ بیان فرماتے ہیں

"تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔ اور ایک کاہل اور بخیل اور بے مصرف مسلمان نہ ہوں۔ اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نا اتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس کے خوبصورت چہرے کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ دیا ہے ..... وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر اور ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے ..... خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی کرنا چاہا ہے۔ تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن و صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا خالص گروہ ہوگا۔ اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔"

پس جماعت احمدیہ جسے اللہ تعالیٰ نے ایسے بلند مقام پر کھڑا کیا ہے۔ اور جنہیں اپنا گروہ قرار دیا ہے۔ میں نہایت افسوس اور درد بھرے دل سے کہتا ہوں کہ اس کے بعض افراد جو نہایت قلیل تعداد میں ہیں بلکہ شاذ کے طور پر ہیں اس مقصد سے دور جا پڑے ہیں جس کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا تھا۔ وہ نہ تو خدا تعالیٰ کے اوامر کا حق بجا لاتے ہیں۔ اور نہ ہی اس کی نواہی سے مجتنب رہتے ہیں۔ اور اپنے نمونہ کی وجہ سے جماعت کی بدنامی کا موجب ہیں۔ اسی طرح چند چھوٹی چھوٹی جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کے افراد آپس میں اخوت و ہمدردی کا نمونہ دکھانے کی بجائے ایک دوسرے سے بغض اور کینہ رکھتے۔ اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور بے عزت کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اور ان میں دنیاداروں کی طرح پارٹی بازی کی روح کام کرتی دکھائی دیتی ہے۔ اور انکی اس بری حالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں ترقی نہیں دیتا۔ اور ان کے بد نمونہ کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی سلسلہ الٰہیہ میں داخل ہونے سے محروم رہتے ہیں۔ ایسے افراد اور ایسی جماعتوں کا بحیثیت ناظر اصلاح و ارشاد مجھے علم ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ میں آج نمائندگان جماعتہائے احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ سناؤں اور ان سے درخواست کروں کہ وہ واپس جاتے ہی ایسے افراد اور ایسی جماعتوں کی اصلاح کی کوشش کریں۔ اور اگر مناسب ہو تو اصلاحی کمیٹیاں بنا کر ان کے تنازعات کا فیصلہ کر کے ان کے درمیان صلح کرا دیں۔ تا وہ حقیقی بھائیوں کی طرح ایک دوسرے سے ہمدردی کریں۔ اور اس قسم کی اخوت اور محبت کا مظاہرہ کریں کہ دوسری قوموں میں اس کی نظیر نہ مل سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کے بڑے دو ہی حکم ہیں ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزاسمہ دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی"

اور فرماتے ہیں:۔

"میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہ اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے رعونت ہے خود پسندی ہے جذبات ہیں۔ .. میں عنقریب ایک کتاب لکھوں گا۔ اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا۔ جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔ اور باہم محبت و اخوت سے نہیں رہ سکتے۔"

یاد رکھو۔

"کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے۔ اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے"

اور فرماتے ہیں:۔

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لئے تم بلائے گئے ہو۔ اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا ..... اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ

وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے۔ اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"

اور اپنی جماعت کے لوگوں کو باہم محبت کرنے اور روحانی کمزوریوں پر ترحم کے برتاؤ کا حکم اور اس درددل کا اظہار کرتے ہوئے جو کہ آپ کو اپنی جماعت کی بہتری کے لئے تھا فرماتے ہیں :۔

"میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے میں سے کمزور اور کچے لوگوں پر رحم کریں ان کی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر سختی نہ کریں اور کسی کے ساتھ بداخلاقی سے پیش نہ آئیں بلکہ ان کو سمجھائیں دیکھو صحابہؓ کے درمیان بھی بعض منافق مل جاتے تھے۔ پر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی تعلیم نہیں دی کہ اپنے ہی بھائیوں سے ہمدردی کرو بلکہ فرمایا ہے کہ تمام بنی نوع سے ہمدردی کرو خواہ وہ کسی قوم یا ملت و مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"اپنے تمدن کا میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلےٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔"

اسی طرح فرماتے ہیں :۔

"خدا تعالیٰ کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔"

اور فرمایا :۔

"سچ کہو جھوٹ نہ بولو۔ بیہودہ باتوں سے پرہیز کرو اور اپنے فعل یا قول سے کسی کو نقصان مت پہنچاؤ۔ اپنی زندگی کو پاک رکھو غیبت نہ کرو۔ اور کسی پر بہتان مت لگاؤ۔ نفسانی شہوات اپنے پر غالب نہ ہونے دو۔ کینہ اور حسد سے پرہیز کرو۔ بغض سے اپنا دل صاف رکھو۔ اپنے دشمن سے بھی وہ معاملہ نہ کرو جو تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے ایسی نصیحتیں دوسروں کو مت کرو جن کے تم خود پابند نہیں۔ معرفت کی ترقی میں لگے رہو جہل سے دل کو پاک کرو۔ جلدی سے کسی پر اعتراض مت کرو۔ نفرت کرنے سے نفرت رفع نہیں ہوتی بلکہ اور بھی بڑھتی ہے محبت نفرت کو ٹھنڈا کر کے رفع کر دیتی ہے۔"

میں یہ نہیں کہتا "کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو نہیں نہیں میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالےٰ کی ساری مخلوق کی ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو مسلمان ہو ہندو ہو عیسائی ہو یا کوئی اور۔ اور میں کبھی ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔"

تمام بنی نوع سے ہمدردی کی اہمیت اس سے بھی ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام نے اسے شرائط بیعت میں داخل کیا ہے۔ چنانچہ دس شرائط بیعت میں سے چوتھی اور نویں شرائط اسی امر سے متعلق ہیں۔

چہارم "کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طور سے۔"

شرط نہم یہ ہے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔"

اور حضورؑ فرماتے ہیں کہ سب سے بڑی ہمدردیٔ خلق لوگوں کو حق کی طرف ہدایت دینا اور انہیں خدا تعالیٰ سے روشناس کرانا ہے۔

وہ احمدی دوست جو دوسروں کو حق کی طرف تو نہیں بلاتے بلکہ اپنے بُرے اعمال سے انہیں حق سے دور رکھنے کا موجب ہوتے ہیں وہ خدا تعالےٰ کے حضور کیا جواب دیں گے۔ اسی طرح میں تمام جماعتوں کے نمائندوں کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ بعض جماعتوں کے افراد اپنی لڑکیوں کے رشتے غیر از جماعت افراد کے ساتھ کر کے نہایت بُری مثال پیش کر رہے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رشتوں کے معاملے میں سب سے پہلی اور افضل شرط تقوےٰ اور دین کا مقدم کرنا رکھی ہے اور پھر نکاح میں کفو کا ہونا بھی نہایت اہم شرط ہے۔ اور اس میں بھی افکار اور عقائد میں وحدت کو ملحوظ رکھنا سب سے اہم امر ہے پس وہ دوست جو خلاف ہدایت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلاف نصیحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے رشتے کر رہے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کے حضور قیامت کے روز جواب دہ ہوں گے کہ انہوں نے اپنے جگر گوشوں کے رشتے ایسی جگہ کیوں کئے جس کی وجہ سے وہ اور ان کی اولادیں حق کی نعمت سے محروم ہو گئیں۔ جماعتوں کے نمائندوں کو چاہیئے کہ وہ واپس جا کر اپنی جماعتوں کے افراد کا جائزہ لیں اور ایسے افراد کو راہ راست پر لانے کی کوشش اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام کی کامل اطاعت کرنے کے لئے پابند کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"آخری وقت کو ہمیشہ یاد رکھو۔

آنے والی نسلیں آپ لوگوں کا منہ دیکھیں گی اور اس نمونہ کو دیکھیں گی۔ اگر تم پورے طور پر اپنے آپ کو اس تعلیم کا عامل نہ بناؤ گے تو گویا آنے والی نسلوں کو تباہ کرو گے۔ انسان کی فطرت میں نمونہ پرستی ہے۔ وہ نمونہ سے بہت جلد سبق لیتا ہے۔ ایک شرابی اگر کہے کہ شراب نہ پیو یا ایک زانی کہے کہ زنا نہ کرو۔ ایک چور دوسرے کو کہے کہ چوری نہ کرو تو ان کی نصیحتوں سے دوسرے کیا فائدہ اٹھائیں گے بلکہ وہ تو کہیں گے کہ بڑا ہی خبیث ہے وہ جو خود کرتا ہے دوسروں کو اس سے منع کرتا ہے جو لوگ خود ایک بدی میں مبتلا ہو کر اس کا وعظ کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنے والے خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں اور وہ اپنے واقعات کو چھوڑ جاتے ہیں ایسے واعظوں سے دنیا کو بہت بڑا نقصان پہنچا ہے۔

۔۔۔۔ ہماری جماعتوں کو ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ تم ایسے نہ بنو چاہیئے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے۔ وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق۔ عادات۔ استقامت پابندیٔ احکامِ الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں اگر عمدہ نہیں تو تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ پس ان باتوں کو یاد رکھو۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان نصائح کو مدِنظر رکھو اور تمام دوستوں کو سناؤ۔ اور اپنے اندر ایسی پاک تبدیلی پیدا کرو کہ بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ اور آپس میں محبت اور اخوت اور ہمدردی کا ایسا مظاہرہ کرو جو بے نظیر ہو۔ اور یاد رکھو کہ جس قدر تم آپس میں محبت کرو گے اسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

آخر میں میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک جامع نصیحت سناتا ہوں جس پر عمل کرنے سے ہم خدا تعالیٰ کی خاص اور برگزیدہ قوم بن سکتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا اور تزکیۂ نفس اور تقوےٰ اور انسانیت کا حقیقی مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ حضرت اقدسؑ اپنی جماعت کو بطور وصیت فرماتے ہیں :۔

"اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کو پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقوےٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ دردجس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔

دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کیساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنی اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہو گا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہو گا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کیلئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے

جماعت احمدیہ کی چھیالیسویں (۴۶) مجلس مشاورت کی مختصر روداد

سب کمیٹی نظارت بیت المال کی سفارشات پر غور اور اہم فیصلے

جماعت احمدیہ کی چھیالیسویں مجلس مشاورت کے پہلے دو اجلاسوں کی روداد اس سے قبل شائع ہو چکی ہے۔ تیسرے اجلاس کی روداد درج ذیل کی جاتی ہے:-

سب کمیٹی نظارت بیت المال کی رپورٹ

ربوہ ۲۷ مارچ۔ آج تین بجے سہ پہر جماعت احمدیہ کی چھیالیسویں مجلس مشاورت کا تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض حسب ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور نے سرانجام دیئے۔ محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ بھی آپ کی مدد کے لئے آپ کے ہمراہ سٹیج پر تشریف فرما رہے۔

کارروائی کا آغاز اجتماعی دعا کے ساتھ ہوا۔ جس کے بعد جناب صدر صاحب محترم کی ہدایت پر محترم مرزا عبدالحق صاحب نے ایجنڈے کی تجاویز کے سلسلے میں سب کمیٹی نظارت بیت المال کی رپورٹ بحیثیت صدر سب کمیٹی پیش فرمائی۔ جس کے بعد اس رپورٹ کی سفارشات پر باری باری غور کیا گیا اور نمائندگان کو اظہار خیالات کا موقع دیا گیا۔

سب سے پہلے ایجنڈے کی تجویز نمبر ۲ پیش ہوئی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ مسجد اقصےٰ ربوہ کی تعمیر کے ساتھ ہی منارۃ المسیح ثانی کی تعمیر بھی شروع کی جائے اور اس غرض سے ۶۵-۱۹۶۶ء کے بجٹ میں ایک لاکھ روپے کی گنجائش رکھی جائے۔

سب کمیٹی کی رائے یہ تھی کہ یہ تجویز قابل عمل نہیں ہے اور نہ ہی اس شکل میں ابھی اس کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اسے مسترد کر دیا جائے۔ نمائندگان نے بھی سب کمیٹی کی اس رائے کے ساتھ اتفاق کا اظہار کیا۔

تجویز نمبر ۳ یہ تھی کہ صدر انجمن احمدیہ کے میزانیہ ۶۵-۱۹۶۶ء میں مسجد مبارک کی فوری توسیع کے لئے -/۲۵۰۰۰ کی رقم رکھی جائے۔

سب کمیٹی کی سفارش یہ تھی کہ ربوہ میں جامع مسجد کی تعمیر کے پیش نظر مسجد مبارک میں توسیع کی ضرورت نہیں رہتی لہٰذا اس غرض کے لئے پچیس ہزار روپیہ کی رقم مخصوص کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خصوصاً اس صورت میں جبکہ مہمان خانہ کے نئی جگہ منتقل ہو جانے کی وجہ سے مسجد مبارک کے صحن میں خود ہی توسیع ہو جائے گی۔

نمائندگان نے بھی اس سفارش کے ساتھ اتفاق کا اظہار کیا۔

اس کے بعد تجویز نمبر ۶ پر غور کیا گیا جو یہ تھی کہ "ربوہ میں واٹر سپلائی کا معاملہ مجلس مشاورت ۱۹۶۲ء۔ ۱۹۶۳ء۔ اور ۱۹۶۴ء میں زیر غور آتا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کراچی نے اس غرض کے لئے بیس ہزار روپیہ کا وعدہ کیا تھا اور دوسری بہت سی جماعتوں نے بھی اس کار خیر میں امداد دینے پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ لیکن ابھی تک کسی جماعت کی طرف سے اس کام کے لئے کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ صدر انجمن احمدیہ اب تک اٹھارہ ہزار روپیہ بطور گرانٹ۔ اور پچاس ہزار روپیہ بطور قرضہ حسنہ ٹاؤن کمیٹی کو ادا کر چکی ہے۔ اور مبلغ -/۷۴۵۰۰ روپیہ کا مزید قرضہ بھی منظور کر چکی ہے۔ نظارت بیت المال کی تجویز یہ ہے۔ کہ جماعتوں کی امداد کی رقم اور اس کی ادائیگی کا عرصہ معین کیا جائے۔

اس تجویز کے سلسلے میں مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب لائل پور۔ مکرم نور احمد صاحب عابد سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی میرپور خاص۔ مکرم غلام احمد صاحب لائل پور۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ربوہ۔ اور مکرم رانا محمد خاں صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر نے تقاریر فرمائیں اور اپنے خیالات کا اظہار فرمایا جس کے بعد رائے شماری کرائی گئی اور نمائندگان نے متفقہ طور پر اس تجویز کے سلسلے میں سب کمیٹی کی اس سفارش کو منظور کر لیا۔ کہ

جماعت کراچی اپنا بیس ہزار روپیہ کا وعدہ چار سال میں مساوی اقساط میں ادا کرے باقی مبلغ -/۵۴۰۰۰ روپے ساری جماعت پر بحساب -/۱۸۰۰۰ روپے سالانہ لگا دیا جائے۔ تین ہزار روپیہ سالانہ سے کم بجٹ والی جماعتیں اس چندہ سے مستثنیٰ ہوں گی اور -/۱۸۰۰۰ روپے کی تقسیم جماعتوں کے سالانہ بجٹ کی نسبت سے ہوگی۔

میزانیہ صدر انجمن احمدیہ میں بعض ترامیم

اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے میزانیہ ۶۵-۱۹۶۶ء میں سب کمیٹی کی تجویز کردہ بعض ترامیم پر غور کیا گیا۔

(۱) سب کمیٹی نے نظارت بیت المال کے دو حصے (آمد۔ خرچ) کو باہم مدغم کرنے کی سفارش کی تھی۔

اس سلسلے میں مندرجہ ذیل نمائندگان نے تقاریر فرمائیں:-

مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کراچی۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب ربوہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ مکرم سردار عبدالقادر صاحب چنیوٹ۔ مکرم ظفر احمد صاحب مشرقی پاکستان۔ مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب لاہور۔ مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب لاہور۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب۔

کافی بحث و تمحیص کے بعد جب رائے شماری ہوئی تو نمائندگان کی اکثریت نے سب کمیٹی کی اس ترمیم کو منظور کر لیا۔

(۲) سب کمیٹی کی تجویز کردہ دوسری ترمیم یہ تھی کہ اشاعت لٹریچر کی مد میں دس ہزار روپیہ کا اضافہ کیا جائے۔ اور آئندہ بجٹ آمد میں جو بھی زیادتی ہو اس کا بیشتر حصہ اصلاح و ارشاد کی اغراض پر (جن میں جامعہ احمدیہ۔ مہمان خانہ اور اشاعت لٹریچر کے اخراجات بھی شامل ہوں گے) خرچ کیا جائے۔

اس ترمیم پر ان نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا:-

مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب لاہور۔ مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کراچی۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نمائندہ لجنہ اماء اللہ۔ مکرم چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر ربوہ۔ محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔

اس ضمن میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نمائندہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا تحریر فرمودہ ایک نوٹ پڑھ کر سنایا۔ جس میں انہوں نے مجلس شوریٰ کے نمائندگان کو بے پردگی کے اس رجحان کی طرف توجہ دلائی تھی جو ملک میں بڑھتا جا رہا ہے۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر صدر مجلس نے اس سلسلے میں فرمایا:-

حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ایک نہایت ہی اہم مسئلہ کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے۔ بے پردگی کی جو زبردست رَو اس وقت ملک میں چل رہی ہے اسے روکنے کے لئے خاص توجہ اور کوشش کی ضرورت ہے۔ درحقیقت صرف ہماری جماعت ہی ہے جو کہ کامیابی کے ساتھ اس رَو کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ احمدی جماعتوں کے جملہ امراء۔ عہدیداران اور مجلس شوریٰ کے نمائندے مکلف ہیں اس بات کے کہ وہ اس رَو کو روکنے کیلئے خاص توجہ اور جدوجہد سے کام لیں۔

محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صدر نگران بورڈ نے بھی مختصراً اس مسئلہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام احمدی احباب پوری شدت کے ساتھ اس رو کو روکنے کے لئے کام کریں اور پوری کوشش کریں کہ احمدی مستورات اور لڑکیاں کسی صورت بھی اس رَو سے متاثر نہ ہوں۔

آخر میں رائے شماری کرائی گئی نمائندگان نے متفقہ طور پر سب کمیٹی کی مندرجہ بالا سفارشات کو منظور کر لیا۔

(۳) سب کمیٹی بیت المال نے بجٹ میں کارکنوں کی تنخواہوں میں اضافہ کے پیش نظر -/۸۰۰۰ ہزار روپیہ کی ایزادی کی بھی سفارش کی تھی۔ اس سفارش کو بھی نمائندگان نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔

آخر میں مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب لاہور کی پیش کردہ اس ترمیم پر غور کیا گیا کہ نظارت تعلیم کی مد وظائف برائے ذہین طلباء میں چھ ہزار کا اضافہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب کے علاوہ محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور مکرم ہدایت اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ جس کے بعد ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب نے اپنی ترمیم واپس لے لی۔

سوا چھ بجے شام یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۶۶۶۴:۔ میں شریفہ بی بی زوجہ محمد شریف صاحب قوم جٹ وڑائچ وال پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۶۲ جنوبی ڈاک خانہ چک ۵۰ ج ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس وقت آمد کوئی نہیں حق مہر مبلغ پانچصد روپے جو بذمہ خاوند ہے میرے پاس کوئی زیور نہیں ایک تولہ طلائی بالیاں تھیں جو میں جلسہ سالانہ کے موقع پر مسجد مبارک میں بطور چندہ دے آئی تھی میں اس جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے ہی منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نشان انگوٹھا شریفہ بی بی۔ گواہ شد محمد شریف خاوند موصیہ گواہ شد۔ سید مبارک احمد شاہ انسپکٹر وصایا عالم چک نمبر ۶۲ جنوبی ضلع سرگودہا۔

نوٹ:۔ میں اپنی بیوی کے حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے کے ۱/۵ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد محمد شریف خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد لطیف بقلم خود سیکرٹری مال چک ۶۲ ج سرگودہا گواہ شد مختار احمد بقلم خود چک ۱۲۹ ج پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرگودہا۔

مثل نمبر ۱۶۶۶۶:۔ نسیم اختر بنت چوہدری غلام حسین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گوہد پور ڈاک خانہ خاص گوہد پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشے قیمت ... ۵ ماشے بالیاں ... ماشے قیمت -/... گھڑی قیمتی مبلغ -/۵، ۷ روپیہ کل مبلغ -/۱۷۷ روپیہ ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ نسیم اختر بنت چوہدری غلام حسین صاحب احمدی۔ گواہ شد مبارک احمد برادر حقیقی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ گواہ شد بشیر احمد برادر موصیہ موضع گوہد پور ضلع سیالکوٹ۔

مثل نمبر ۱۶۶۶۷:۔ میں نصیب خان ولد شمس خان صاحب قوم ہنجرا پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن چک ۵۶، ۷ گ۔ب ڈاک خانہ سندھلیانوالی ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ درج ذیل ہے ۴ کنال کی ملکیتی مزروعہ زمین ۱/۲ ایکڑ قصبہ للیانی ڈاک خانہ خاص تحصیل قصور ضلع لاہور میں واقع ہے نیز چک ۵۶ گ۔ب میں ۸ ایکڑ رقبہ زیر سکیم ہے دخل شدہ مزارعان الاٹ ہے جس کے مالکانہ حقوق فی الحال حاصل نہیں ہوئے ہیں نیز مبلغ ۲۵ ۶۵۴ روپیہ پنشن ۲۵، ۶۵۲ روپے مہنگائی الاؤنس ۴ روپے (بطور پنشن) ماہوار حاصل کر رہا ہے۔ اس مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرا گزارہ ۱۰ ایکڑ رقبہ کی آمدنی مبلغ ۲۹/۵۴ روپے آمد پر ہے جو تازیست اپنی ماہوار اور سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں العبد نصیب خان بقلم خود گواہ شد رسول خان بقلم خود ولد اسماعیل خان چک نمبر ۵۶، ۷ گ۔ب لائلپور گواہ شد شیخ محمد علی ولد شیخ بہادر علی ٹوبہ ٹیک سنگھ لائلپور۔

مثل نمبر ۱۶۶۶۸:۔ میں عنایت بیگم زوجہ سلطان احمد باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۷ ج ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو ابھی بذمہ خاوند ہے نصف تولہ کی انگوٹھی طلائی قیمتی -/۶۵ روپے میں اس جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے ہی منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نشان انگوٹھا عنایت بیگم۔ گواہ شد سید مبارک احمد شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد نشان انگوٹھا سلطان احمد باجوہ خاوند موصیہ۔

نوٹ:۔ مبلغ ایک ہزار روپیہ میری بیوی کا حق مہر میرے ذمے واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۸ حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد نشان انگوٹھا چوہدری سلطان احمد خاوند موصیہ گواہ شد جلال الدین بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۷ جنوبی گواہ شد ناصر احمد معلم وقف جدید

مثل نمبر ۱۶۶۶۹:۔ میں محمد بی بی بیوہ غلام حسین صاحب قوم جٹ دھاڑیوال پیشہ خانہ داری عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن چک ۶۲ جنوبی ڈاک خانہ چک ۵۰ جنوبی ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس وقت آمد کوئی نہیں حق مہر مبلغ -/۱۳۲ روپیہ جو میں وصول کر چکی ہوں نقد -/۱۵۰ روپے زیور میرا نہیں تھا میں اس جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے ہی منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نشان انگوٹھا محمد بی بی گواہ شد سید مبارک احمد شاہ ... چک ۶۲ جنوبی گواہ شد محمد لطیف پسر موصیہ چک ۶۲ جنوبی۔

نوٹ:۔ میں اپنی والدہ محترمہ کی وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں انشاء اللہ بقسم جلد ادا کر دوں گا العبد محمد لطیف بقلم خود۔ گواہ شد مختار احمد بقلم خود پریذیڈنٹ چک ۱۲۹ ج سرگودہا۔ گواہ شد محمد شریف چک ۶۲ ج۔ سرگودہا۔

مثل نمبر ۱۶۶۷۰:۔ میں ناصرہ بیگم زوجہ محمد اسماعیل صاحب قوم دہر پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے: کانٹے طلائی -/۱۰۰ روپے مشین سلائی -/۱۰۰ روپے حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر کسی وقت آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ ناصرہ بیگم طاہرہ گواہ شد محمد اسماعیل خاوند موصیہ گواہ شد غلام محمد حیمہ بقلم خود۔ ۱۸/۵/۶۴

نوٹ:۔ میں اپنی بیوی ناصرہ بیگم کے حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے کے ۱/۵ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں العبد محمد اسماعیل خاوند موصیہ حال مکینک پاور ہاؤس دفتر ایل گمبٹ سندھ۔ گواہ شد غلام محمد بقلم خود گواہ شد۔ عبد الحئی۔

مثل نمبر ۱۶۶۷۱:۔ میں آمنہ بی بی زوجہ چوہدری سردار خان صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۹ء ساکن محمد آباد ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ گلے کا ہار طلائی وزنی ۲ ۱/۲ تولے انگوٹھیاں دو عدد ۱/۲ تولہ کانٹے طلائی اور بالیاں ۲ تولے کل وزن ۷ تولے قیمت اندازاً -/۹۱۰ روپیہ ہے۔ حق مہر -/۲۰۰ روپیہ بصورت زیور اپنے شوہر سے وصول کر چکی ہوں لہذا میری کل جائداد -/۹۱۰ روپے بنتی ہے میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کروں تو ایسی رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اور اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا آمنہ بی بی

گواہ شد: محمد حسین سیکرٹری مال محمد آباد ٹاہلی

گواہ شد: نشان انگوٹھا سردار خان۔

نقشہ وصولی لازمی چندہ جات صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں اب صرف ایک مہینہ رہ گیا ہے لہٰذا تمام احباب اور کارکنان مال سے التماس ہے۔ کہ اس عرصہ میں لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے پرجوش جدوجہد کریں۔ تا سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ اپریل تک ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔

بڑی بڑی جماعتوں کی طرف سے جو رقوم ۱۳ مارچ تک وصول ہو چکی تھیں ان کے نقشے قبل ازیں شائع کئے جا چکے ہیں۔ نیچے ان جماعتوں کی ۱۵ مارچ تک کی وصولیوں کا نقشہ درج کیا جا رہا ہے جن کا بجٹ ایک اور دو ہزار روپیہ کے درمیان ہے۔ تا احباب جماعت یہ اندازہ لگا سکیں کہ کتنی کمی ہے، جسے اس عرصہ میں بہرحال پورا کرنا ہے۔ وصولی کی فی صدی رفتار نکالنے میں صرف سال رواں کے بجٹوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جن جماعتوں کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہیں۔ انہیں ان بقایوں کو بے باق کرنے کی بھی خاص کوشش کرنی چاہیئے۔

جن جماعتوں پر یہ ※ نشان لگایا گیا ہے۔ ان کے سال رواں کے بجٹ نہیں تھے۔ اور جن پر یہ ⊗ نشان لگایا گیا ہے۔ ان کے بجٹ زیر پڑتال ہیں۔ لہٰذا ان جماعتوں کی وصولی کی رفتار جو نیچے دکھائی گئی ہے۔ وہ محض اندازہ ہے۔

ناظر بیت المال ربوہ

(قسط نمبر ۲)

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۷۳	چک ۲۹۵ گ۔ب بیڑانوالہ	۵۱	۴۵	۷۴	قیام پور (گوجرانوالہ)	۴۲	۶۰
۷۵	ڈنڈپور کھولیاں	۴۹	۵۲	۷۶	اسماعیل کوٹ	۵۲	۴۸
۷۷	چک ۳۳ ج۔ب دھیڑکے	۲۳	۷۴	۷۸	کوٹ کرم بخش	۵۰	۴۷
۷۹	فورٹ عباس	۵۱	۴۲	۸۰	چونڈہ	۴۲	۵۰
۸۱	چک ۲۱۹ ر۔ب گنڈا سنگھ والا	۳۱	۶۰	۸۲	پریم کوٹ	۴۷	۴۴
۸۳	ہڈیارہ	۴۸	۴۳	۸۴	مونگ	۵۶	۳۴
۸۵	ملیانوالہ	۴۵	۴۴	۸۶	چک ۲۰۶ مراد	۳۹	۴۹
۸۷	چک ۱۵۱	۴۵	۴۳	۸۸	چارسدہ	۴۹	۳۸
۸۹	گھنوکے ججہ	۴۵	۴۱	۹۰	چک ۹۳ ۶۔آر	۴۴	۴۲
۹۱	کوٹلی آزاد کشمیر ※	۵۲	۳۲	۹۲	لویریوالہ	۲۸	۵۶
۹۳	چک ۳۷ جنوبی	۲۸	۵۵	۹۴	بہلول پور	۵۰	۳۳
۹۵	کوٹ قیصرانی	۴۷	۳۶	۹۶	ڈیرہ اسمٰعیل خاں ※	۵۱	۳۱
۹۷	گلگت ⊗	۵۱	۳۰	۹۸	تخت ہزارہ	۳۶	۴۴
۹۹	سنجر چانگ	۱۴	۶۵	۱۰۰	ٹھنگی کالونی واپڈا	۲۷	۵۱
۱۰۱	کوٹ آغا	۲۶	۵۰	۱۰۲	کھریا منڈی بیریاں	۴۱	۳۵
۱۰۳	چک ۲ ٹی ڈی اے	۵۳	۲۲	۱۰۴	جھنگ شہر	۳۷	۳۸
۱۰۵	باب الابواب (ربوہ)	۴۸	۲۵	۱۰۶	پیرکوٹ ثانی	۳۸	۳۳
۱۰۷	چک ۱۹۲ مراد ⊗	۳۱	۳۹	۱۰۸	پخند ※	۴۳	۲۷
۱۰۹	بستی سہرانی	۳۵	۳۲	۱۱۰	دیناج پور	۳۹	۲۷
۱۱۱	مدرسہ چھٹہ	۳۵	۳۱	۱۱۲	چک ۳۲-۳۱ جنوبی	۲۱	۴۵
۱۱۳	بستی جھول	۳۰	۳۶	۱۱۴	چک ۱۰۳-۱۰۲ ۶۔آر ⊗	۳۱	۳۵
۱۱۵	چک ۳۱ ج۔ب سیلاں	۳۷	۲۸	۱۱۶	علی پور (ملتان)	۴۹	۱۴
۱۱۷	کھلنا	۱۶	۴۶	۱۱۸	کالا گجراں	۳۵	۲۴
۱۱۹	کارہ دیوان سنگھ	۳۷	۲۳	۱۲۰	کلاس والا	۲۹	۲۹
۱۲۱	کھوکھر غربی ⊗	۲۸	۳۰	۱۲۲	باٹا پور	۲۵	۳۱
۱۲۳	سلانوالی	۴۲	۷	۱۲۴	ہیڈ سلیمانکی	۲۱	۲۵
۱۲۵	چک ۱۹۴ ر۔ب کھیوانوالہ	۲۹	۱۴	۱۲۶	نیمن سنگھ	۳۵	۷
۱۲۷	رائیں پور	۴	۳۵	۱۲۸	رادھن	۳۷	×
۱۲۹	پیروچک	۲۰	۱۳	۱۳۰	ٹنڈو جام	۲۳	۷
۱۳۱	کوہ مری ⊗	۲۱	۹	۱۳۲	بستی رنداں	۲۵	۴
۱۳۳	سندربن	۱۳	۱۵	۱۳۴	چک ۱۶۸ مراد ※	۱۱	۷
۱۳۵	بوگرہ ※	۱۷	×	۱۳۶	اصل گمروکے	۱۶	×
۱۳۷	ننگے منڈی	۱۳	۲	۱۳۸	رنگ پور	۸	۱
۱۳۹	چک ۵۸ دیہہ راجو	×	۸	۱۴۰	گرورڈا	۵	۲
۱۴۱	چک ۵۴۳ ای بی	۳	×	۱۴۲	منگووالی ※	×	×
۱۴۳	واپڈا کالونی شورکوٹ	×	×				

اعلان نکاح

۱۔ خاکسار نے مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۶۵ء کو بمقام احمد آباد (کیمپ) تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ راشدہ محمودہ بیگم بنت چوہدری سردار علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد آباد تحصیل نارووال کا نکاح بعوض ۵۰۰/- روپے حق مہر۔ بشارت احمد ولد چوہدری لال دین صاحب لاٹھیانوالہ ۱۹۴ ر۔ب ضلع لائل پور کے ساتھ پڑھا۔

دوست دعا فرمادیں کہ خداتعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین۔ ثم آمین

(خاکسار حکیم رحیم بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ ۱۹۴ ر۔ب ضلع لائل پور)

۲۔ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۵ء کو چوہدری فضل کریم صاحب چک ۱۰۰ ضلع بہاول نگر کا نکاح عزیزہ صغراں بیگم بنت چوہدری نور محمد صاحب کرونڈی ضلع خیرپور سے جناب مولوی عبدالحق صاحب نور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرونڈی نے بعوض پانچ سو روپے حق مہر پڑھا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

(خاکسار شریف احمد ڈپٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرونڈی۔ ضلع خیرپور)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اور چٹ نمبر کا حوالہ بھی دیا کریں۔

(مینیجر روزنامہ **الفضل** ربوہ)

درخواستہائے دعا

- چوہدری علم دین صاحب کمشن ایجنٹ غلہ منڈی ہارون آباد حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ (محمد خاں رانا امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاول نگر)
- میرے ماموں میجر ایم اے سعید جو مولوی سمیع الدین احمد صاحب کے بڑے لڑکے ہیں۔ گلے کی خرابی سے بیمار رہیں۔ اور کھاریاں ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (عبدالعزیز انور پشاور شہر)
- چوہدری نصیر احمد صاحب عرصہ سے دماغی عوارض میں مبتلا ہیں۔ اہل خانہ سخت پریشان ہیں۔ (خاکسار۔ محمد اسلم باجوہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا)
- خاکسار اپنے گاؤں میں اکیلا احمدی ہے نیز کچھ صحت بھی خراب رہتی ہے۔ (خاکسار شریف احمد گوجر چک ۳ ر۔ب تحصیل و ضلع شیخوپورہ)
- ایک سال سے میری والدہ صاحبہ دل کی تکلیف سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ خالہ محترمہ بھی بیمار ہیں۔ (بشریٰ پروین۔ ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔

ہمارا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں خدا کے نام کو پھیلائیں اور اسلام کی اشاعت کریں

ہمارا فرض ہے کہ ہم محض قربانیاں ہی نہیں بلکہ اس مقصد کے شایانِ شان قربانیاں پیش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد اور اس کے حصول کے ذرائع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں اپنی جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ تمام قسم کی کامیابیاں قربانی چاہتی ہیں۔ وہ کامیابی جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ ایک عظیم الشان مقصد ہے۔ مگر اس کے لئے بھی بتایا ہے کہ قربانی کی ضرورت ہے۔ وہ کامیابی کیا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بندے کو پیدا کیا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کا بندے سے تعلق کرنا ہے۔ لیکن اس کے لئے کمال درجہ فرمانبرداری کی ضرورت ہے جب تک انسان ایاک نعبد کے مقام پر نہ پہنچے اھدنا الصراط المستقیم پر نہیں پہنچتا۔ کامل عبودیت اور کلی طور پر جھک جانا۔ یہ دو باتیں ہیں جن کے بعد بندہ انعام کا مستحق ہوتا ہے ایاک نعبد میں عملاً غلام بننے کی طرف اشارہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص عملاً غلام ہو۔ مگر دل میں خیالات مخالف ہوں۔ لوگ آباؤ اجداد کی سنا کر حج و زکوٰۃ اور شریعت کی دوسری باتوں کو بجا لاتے ہیں، مگر جب تک خود ان کو ایمان نہ ہو اور ان کے خیالات پاک نہ ہوں۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ ظاہر میں عبد ہوں لیکن دل دوسری طرف جھکا ہوا ہو تو عبودیت نہیں کہلا سکتی۔ عبودیت یہی ہے کہ دل بھی خدا کی طرف جھکا ہوا ہو اگر کوئی ہستی نظر آتی ہو تو خدا کی ہستی نظر آتی ہو۔ اس کے سوا کوئی خیال نہ ہو استعانت الفاظ کو چاہتی ہے کیونکہ خواہش اظہار کو چاہتی ہے جب انسان اپنے خیالات اعمال اقوال سب کچھ خدا کی رضا کے لئے قربان کر دے تب وہ حقیقی عبد کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے

غرض وہ مقصد جس کے لئے خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ بھی بغیر قربانی کے حاصل نہیں ہو سکتا تو دیگر امور خواہ دینی ہوں یا دنیاوی کوئی ترقی ہو دینی یا دنیاوی اس کے لئے کیسے قربانی کی ضرورت نہیں ہو سکتی۔

بعض کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ کہاں قربانی ہر ایک قسم کی ترقی کے لئے ضروری ہوتی ہے ایک امیر کا بیٹا امیر ہوتا ہے بلا محنت مال و دولت کا وارث ہو جاتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ ترقی نہیں اگر امیر کا بیٹا اس دولت میں اضافہ کرتا ہے تو اس کو قربانی ضرور کرنی پڑتی ہے اور اگر اضافہ نہیں کرتا تو اس درجہ سے تنزل کرتا ہے جس پر اس کا باپ ہوتا ہے پس امراء کے بیٹوں کا اپنے آباء کی دولت پر قابض ہونا اس امر کی دلیل نہیں کہ انھوں نے بغیر قربانی کے ترقی کر لی ہے کیونکہ دیکھنا یہ ہے کہ وہ جس حالت میں تھے اس سے انھوں نے ترقی کی ہے یا تنزل۔ جب غور کیا جائے گا تو معلوم ہوگا کہ ترقی کی بجائے وہ تنزل کر رہے ہوتے ہیں جو قربانی نہیں کرتے۔

غرض مقصد کے لئے قربانی کرنی ضروری ہے کیونکہ مقصد کہتے ہیں آئندہ حاصل ہونے والی چیز کو اور وہ تبھی حاصل ہو سکتی ہے جب قربانی کی جاوے پس کوئی چیز بغیر قربانی کئے حاصل نہیں ہو سکتی۔

ہم بھی ایک غرض کے لئے کھڑے ہوئے ہیں کہ دنیا میں خدا کے نام کو پھیلائیں اور اشاعتِ اسلام کریں۔ ہمارا فرض ہے کہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کریں ورنہ کامیاب نہیں ہو سکتے بہت سے دوست ہیں جن کے دل میں جوش ہوتا ہے وہ کوشش بھی کرتے ہیں لیکن انھوں نے سمجھا نہیں ہوتا کہ کتنا کام ہے اس لئے وہ صحیح تدبیر نہیں کر سکتے۔ ایسا تو کم کوئی شخص ہوگا کہ وہ احمدی ہو اور اس کے دل میں خدمتِ دین کا جوش نہ ہو اور احمدی جماعت میں کم ہی کوئی شخص ہوگا کہ اس نے کوئی قربانی نہیں کی لیکن خالی قربانی کافی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ کامیابی اس طرح ہو سکتی ہے کہ قربانی مقصد کے مطابق ہو مثلاً ایک شخص پڑھتا ہے وہ ایک گھنٹہ بھر پڑھتا ہے مگر امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے اس کی ایک گھنٹہ کی قربانی کافی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ پاس ہونے کے لئے ضروری ہے کہ سات آٹھ گھنٹہ پڑھائی پر قربان کرے تب وہ پاس ہو سکتا ہے۔"

(الفضل ۱۱ جون ۲۳ء)

سائیگون میں امریکی سفارت خانے کو بم سے اڑا دیا گیا

۲۰ امریکی ہلاک، دو سو زخمی، سارا شہر دھماکہ سے لرز اٹھا

سائیگون ۳۱ مارچ۔ جنوبی ویٹ نام کے دارالحکومت میں کل امریکی سفارت خانہ کو بم مار کر تباہ کر دیا گیا۔ یہ بم اتنا طاقتور تھا کہ اس سے سفارت خانہ کی پانچ منزلہ عمارت زمین بوس ہو گئی دھماکہ میں بیس افراد ہلاک اور دو سو سے زائد زخمی ہوئے ہیں جن میں امریکہ کے نائب سفیر الیکسس جانسن بھی شامل ہیں۔ زخمیوں میں بیشتر امریکی ہیں البتہ مرنے والوں میں جنوبی ویٹ نام کے چھ باشندے شامل ہیں بتایا گیا ہے کہ سفارت خانے کا سارا عملہ یا تو زخمی ہے یا پھر ہلاک ہو چکا ہے۔ سات زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے

سفارت خانے پر بم اس وقت پھینکا گیا جب اس علاقہ میں لوگوں کی آمد و رفت جاری تھی یہ بم ایک کار میں رکھ کر سفارت خانہ کی عمارت تک پہنچایا گیا تھا اور پھر کار کا ڈرائیور کار کو سفارت خانے کی عمارت کے بالکل ساتھ کھڑا کر کے خود فرار ہو گیا۔ اچانک بم پھٹا اور اس علاقہ پر قیامت ٹوٹ پڑی۔

بعد کی اطلاع کے مطابق امریکی نائب سفیر مسٹر جانسن ہلاک نہیں ہوئے ہیں بلکہ زخمی ہیں۔ سفارت خانہ کی عمارت کے ساتھ امریکی قونصل خانہ اور سفارت خانہ کے سامنے کا ایک بہت بڑا ہوٹل بھی تباہ ہو گیا ہے جنوبی ویٹ نام کی پولیس نے بتایا کہ بم دو افراد نے پھینکا ہے ان میں سے ایک بم کی زد میں آ کر مارا گیا اور دوسرا گرفتار کر لیا گیا۔

پولیس کے ترجمان کے مطابق دو ویٹ نامی ایک جیپ کو تیزی سے چلاتے ہوئے لائے اور اسے سفارت خانہ کی برابر کی گلی میں کھڑا کر دیا گیا۔ ابھی یہ دونوں اچھی طرح اترنے بھی نہ پائے تھے کہ بم پھٹ گیا اور ان میں سے ایک موقع پر ہی ہلاک ہو گیا لیکن دوسرے آدمی کو بعد میں گرفتار کر لیا گیا۔ اس کی عمر ۲۳ سال ہے اور اس کا نام نگوئن رانی ہائے بتایا جاتا ہے۔

ترجمان نے کہا کہ سفارت خانہ کی عمارت ابھی تک پولیس کے گھیرے میں ہے کیونکہ مزید بم پھٹنے کا اندیشہ ہے۔

صوبیدار حمید احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ ہڈیارہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

صوبیدار حمید احمد صاحب پنشنر جو جماعت احمدیہ ہڈیارہ (ضلع لاہور) کے پریذیڈنٹ اور سلسلہ کے نہایت مخلص خادم تھے مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۵ء کو بوقت ۸ بجے شب قریباً ۶۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کو بچپن میں اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا اور حضور نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیر کر پیار دیا تھا۔ اوائل جوانی میں آپ بسلسلہ ملازمت رہا کے مختلف مقامات پر مقیم رہے تبلیغ کا ایک جنون رکھتے تھے۔ موضع ہڈیارہ میں بھی بحیثیت پریذیڈنٹ جماعت خدمات سلسلہ میں ہمیشہ پیش پیش رہے وہاں مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور جماعتی تنظیم کو مضبوط بنانے میں ہمہ وقت مصروف رہے۔ آپ کو ہڈیارہ میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ ۴

(بقیہ صفحہ ۴)

وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی قوتوں کو ضائع مت کرو اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی سے پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ" اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴